سلسلۂ اشاعۃ العلوم نمبر (۲۹)

علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین

بفضل خلاق اکبر و بطفیل رسول شافع یوم الحشر

رسالۂ نافعہ اجمعی

الدلیل الاظہر علی ثبوت الاستنجاء بالمدر

از تصانیف مولانا مولوی مشتاق احمد صاحب حنفی انبہٹوی

حسب الحکم

عالیجناب معلی القاب مولانا مولوی حافظ حاجی محمد انوار اللہ صاحب قبلہ عمت فیوضہم

باہتمام

مولانا ابو الدرجات مولوی حافظ محمد ولی الدین صاحب فاروقی مہتمم مجلس اشاعۃ العلوم

[illegible] النظامیہ [illegible] حیدرآباد دکن

رسالہ

الدلیل الاظہر

علی

ثبوت الاستنجاء بالمدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علی الرسول الکریم وعلی آلہ وصحبہ ھداۃ الطریق القویم۔

امّا بعد خاکسار کے مخلص مکرم مقبولِ بارگاہِ ایزدی جناب مولوی حکیم سیّد احمد شاہ ٹوہانوی سے نے بندہ سے استفسار فرمایا کہ پیشاب کرنے کے بعد صرف ڈھیلے یا پتھر سے استنجا کرنا کس دلیل شرعی سے ثابت ہے۔ فاقول بتوفیق اللہ وعونہ سنت سے۔ اجماع سے قیاس سے تین شرعی دلیلوں سے ثابت ہے۔ سنت سے اسطرح کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صرف ڈھیلے یا پتھر سے استنجا فرمایا کرتے تھے۔ فرمایا حضرت شیخ مشایخنا فی الحدیث مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ازالۃ الخفاء کے مقصد ثانی صفحہ ۷۰ میں ابوبکر عن غیر یسار بن نمیر کان عمر اذا بال مسح ذکرہ بحائط او حجر ولم یمسہ ماءً۔ روایت فرماتے ہیں۔ ابوبکر یسار بن نمیر سے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب پیشاب کرنے سے فارغ ہوتے اپنے ستر کو دیوار یا پتھر سے مل دیتے تھے (واسطے خشک کر دینے کے) اور پانی نہیں استعمال کرتے تھے اور حوالہ دیا اسی حدیث کا مولانا عبد الحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے التعلیقات الممجد کے صفحہ ۵۰ میں اور جو عمل حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یا دیگر خلفائے راشدین میں سے کسی کا ہو وہ مسنون اور ضروری العمل ہے کیونکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فانہ من یعش منکم بعدی فیریٰ اختلافاً کثیراً فعلیکم بسنّتی وسنّۃ الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ الحدیث رواہ ابوداؤد وغیرہ۔

جو تم میں سے میرے بعد زندہ رہے گا تو بہت اختلاف دیکھیگا پس لازم پکڑو میری سنت کو اور خلفائے راشدین کی سنت کو اس پر بھروسہ کرو اور دانتوں سے مضبوط پکڑے رہو۔ مشکوٰۃ صفحہ (۱۸)۔

دوسری حدیث میں ہے عن حذیفۃ قال قال النبی صلی اللہ

علیہ وسلم انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا بالذین

من بعدی ابی بکرؓ وعمرؓ رواہ الترمذی۔ روایت

کرتے ہیں حذیفہ رضہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے میں نہیں جانتا کب تک زندہ رہوں پس پیروی کرو میرے

بعد ابوبکر اور عمر کی مشکوٰۃ صفحہ (۵۶۶)

اجماع سے اسطرح ثابت ہے کہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رح

ازالۃ الخفاء کے صفحہ مذکور میں بعد نقل حدیث مزبور اپنی طرف سے

فرماتے ہیں قلت اجمع علی ذالک علماء اہل السنۃ ولیس

فیہ حدیث مرفوعٌ وانما مذہبُ عمر قیاسا علی الاستنجا

من الغائط اطبق علی تقلیدہٖ العلماءُ۔

ترجمہ۔ میں کہتا ہوں۔ علمائے اہل سنت نے اس پر اجماع کیا ہے

اور اس میں حدیث مرفوع موجود نہیں ہے بلکہ حضرت عمر کا مذہب

ہے اور حضرت عمرؓ نے براز سے استنجا کرنے پر قیاس فرمایا ہے

اور علما اس امر کے پیرو ہیں۔ مولانا نواب قطب الدین خاں صاحب

مرحوم مظاہر الحق میں فرماتے ہیں اور بعض لوگوں کو جو وہم پیدا ہوا ہے

کہ ڈھیلے سے پیشاب خشک کرنا حضرت سے ثابت نہیں ہوا ہے

پس ہر کسی کو چاہیئے کہ ڈھیلا بعد پیشاب کے نہ لیا کرے یہ بات گمراہی

کی ہے جس کا مزاج قوی ہو اور یقین ہو قطرہ نہ آنے کا البتہ اُس کو

تو پانی کافی ہوگا اور جسکو قطرہ دیر تک آتا رہتا ہوگا۔ چنانچہ اکثر لوگوں کو

ایسا ہی اتفاق ہوتا ہے وہ ڈھیلا نہ لے گا تو ضرور پائجامہ گندہ ہو گا
اگر حضرت سے ثابت نہیں ہوا تو باعث یہ ہے کہ مزاج مبارک قوی
تھا (ثم قال) فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اکثر عذاب
قبر کا پیشاب سے ہوتا ہے۔ پاکی کیا کرو پیشاب سے۔ پس تحقیق وہ اول
اُس چیز کا ہے کہ حساب میں گرفتار ہو گا بندہ بہ سبب اُس کے
قبر میں۔ روایت کی یہ طبرانی نے اور سوائے اس کے عمرؓ سے
ڈھیلا لینا بعد پیشاب کے آیا بھی ہے۔ فعل صحابی کا حجت ہے
اور حضرت نے فرمایا لازم پکڑو میری سنت اور سنت خلفاء راشدین
مہدیین کی انتہی۔ مختصراً مظاہر الحق جلد اول صفحہ (۱۳۷)
قیاس سے اس طرح ثابت ہے کہ مختلف احادیث صحیحہ قولی اور
فعلی میں صرف پتھر سے بعد قضائے حاجت کے استنجا کرنا روایت
کیا گیا ہے۔ پس جس طرح نجاست براز کا دور کرنا بغیر پانی
کے پتھر کے ساتھ جائز ہو اسی طرح نجاست بول کا درست ہو گا
لعلةٍ مشترکةٍ بینھما۔ موطا امام مالکؒ میں ہے مالک
عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ
وسلم سئل عن الاستطابۃ فقال اولا یجد احدکم
ثلاثۃ احجار۔ روایت کرتے ہیں عروہؓ کہ تحقیق کسی نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استنجا کرنے کی نسبت دریافت کیا
فرمایا کیا ایک تمہارا تین پتھر نہیں پاتا (یعنی تین پتھر کفایت کرتے ہیں)

اس حدیث کی شرح میں حضرت مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مترجم گوید استطابہ در لغت طلب طیب است بمعنی طہارۃ ومراد ازاں در عرف تطہیر است از تغوط وبول بآب یا حجر وہمچنیں استنجاء۔ روا ابوداؤد ونسائی ایں حدیث را روایت کردہ اند بطریق مسلم بن قرط پس گفتند۔ عن عروۃ عن عائشۃ اس کے بعد فرماتے ہیں مسئلہ واجب است ازالہ نجاستی کہ بسبب بول وتغوط حاصل شود بیکے از دو چیز آب یا حجر اما آب پس مستفاد است از حدیث غسل دم حیض چنانکہ بیاید اما حجر پس مستفاد است ازیں حدیث وجمع میاں ہر دو مستحب است ثم قال حجر بجہت اعتیاد است والا کلوخ وجامہ کہنہ در حکم آنست مصفیٰ صفحہ ۴۰۔ اور تعلیقات محمد میں حضرت حذیفہ رض سے روایت ہے کہ وہ پانی سے استنجاء کرنے کو ناپسند فرماتے تھے عبارت بلفظہ یہ ہے۔

ذکر ابوبکر بن شیبۃ عن الاعمش عن ابراھیم عن ھمام

عن حذیفۃ انہ سئل عن الاستنجا بالماء فقال اذا لا یزال

فی یدی نتن وھو مذھب معروف عن المھاجرین۔ الحاصل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے براز کے بعد پتھر یا کلوخ سے ازالہ نجاست کرنا یقیناً ثابت ہے اسی طرح پیشاب کے بعد پتھر سے ناپاکی دور کرنا قیاساً صحیح ہوا۔

تنبیہ

اس تمام تحریر سے یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف پتھر ہی سے استنجا کرے بلکہ اول پیشاب کو ڈھیلے یا پتھر سے خشک کرے اس کے بعد مستحب ہے کہ پانی سے پاک کرے۔ کہا شرح موطا امام محمدؒ میں واما الجمع بین الماء والحجر فهو افضل الاحوال وفيه نزلت فيه (ای فی مسجد قبا) رجال يحبون ان يتطهروا وكان اهل قبا يجمعون بينهما اخرجه ابن خزيمة والبزار وغيرهم۔ ترجمہ۔ لیکن پانی اور پتھر دونوں میں جمع کرنا (یعنی اول پتھر سے استنجا کرکے پھر پانی سے استنجا کرنا) بہت افضل ہے۔ اور یہ آیت قرآن اسی عمل کی بابت نازل ہوئی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ مسجد قبا میں ایسے لوگ ہیں جو پاکی کو پسند کرتے ہیں اور قبا والے جمع کرتے تھے مابین پتھر اور پانی کے روایت کیا اسکو ابن خزیمہ اور بزار وغیرہ نے واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

کتبہ العبد العاصی مشتاق احمد
حنفی انبہوی

الجواب صحیح

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ